مناظرہ و کلام

۴۲۶

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن رجسٹرڈ لکھنؤ

نمبر (۸۶) نمبر

UCL Oriental
Acc ۹۶۳
Subj

[illegible]

(از)

[illegible]

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس ناوان محل روڈ لکھنؤ

قیمت ۱ر

محصول ۲ر

فہرست رسائل امامیہ مشن رجسٹرڈ لکھنؤ

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	قیمت مجلد
۱	قاتلان حسینؑ کا مذہب	۰۴/	-/۱
۲	تحریف قرآن کی حقیقت	ختم	۰
۳	مولود کعبہ	〃	۰
۴	وجود حجت	۰۴/	-/۱
۵	اصول دین اور قرآن	۰۴/	-/۱
۶	اتحاد الفریقین حصہ اول	۰۴/	-/۱
۷	حسین اور اسلام اردو	۰۱/	-/-
۸	〃 ہندی	-/۱	-/-
۹	〃 انگریزی	ختم	۰
۱۰	متعہ اور اسلام	۰۹/	-/۲
۱۱	امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن	۰/	-/-
۱۲	تجارت اور اسلام	ختم	۰
۱۳	اتحاد الفریقین حصہ دوم	〃	۰
۱۴	علی اور کعبہ	〃	۰
۱۵	رجال بخاری حصہ اول	۰۶/	-/۱
۱۶	مذہب باب وبہا 〃	۰۵/	-/۱
۱۷	نوروز اور غدیر	-/۱	-/-
۱۸	مجاہدۂ کربلا	-/۲	-/-
۱۹	کربلا کا اہم بلیدان (ہندی)	ختم	۰
۲۰	دی مارٹرڈم آف حسین انگریزی	-/۱	-/-
۲۱	اسوۂ حسینی	۰۷/	-/۱۰
۲۲	جنگ صفین	-/۳	-/-
۲۳	تذکرہ حفاظ شیعہ حصہ اول	۰۶/	-/۱۰
۲۴	〃 حصہ دوم	۰۵/	-/۱
۲۵	مقصود کعبہ	-/۱	-/-
۲۶	مذہب باب وبہا حصہ دوم	۰۹/	-/۱۰
۲۷	مذہب اور سائنس	ختم	۰
۲۸	معرکہ کربلا	〃	۰
۲۹	کربلا کا مہایودھ	〃	۰
۳۰	دی ٹریجڈی آف کربلا (انگریزی)	〃	۰
۳۱	اسلام کی حکیمانہ زندگی	۰۹/	-/۱۰

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	قیمت مجلد
۳۲	دورِ استبداد	۰۴/	-/۱
۳۳	حقیقت مدار	-/۲	-/-
۳۴	خطیب آل محمدؐ	۰۴/	-/۱
۳۵	تدوین حدیث	-/۱	-/-
۳۶	مطلوب کعبہ	-/۱	-/-
۳۷	محاربہ کربلا	-/۲	-/-
۳۸	اسلام کا پیغام اردو	۰/	-/-
۳۹	دی میسج آف اسلام انگریزی	۰/	-/-
۴۰	اثبات عزاداری	۰۴/	-/۱
۴۱	مسئلہ فدک	۰۵/	-/۱
۴۲	تاجدار کعبہ	-/۱	-/-
۴۳	خلافت و امامت حصہ اول	۰۵/	-/-
۴۴	〃 دوم	۰۴/	-/۱
۴۵	〃 سوم	۴/	-/۱
۴۶	تحقیق اذان	۱/	-/-
۴۷	ذو الجناح	۰/	-/-
۴۸	شہدائے کربلا حصہ اول	۰۴/	-/۱
۴۹	کربلا کا مہاسمر (ہندی)	-/۲	-/-
۵۰	حسین اینڈ دی پیپل آف کربلا انگریزی	۰۱/	-/-
۵۱	مشہد اعظم	-/۱	-/-
۵۲	لاتفسدوا فی الارض	۸/	-/۱۰
۵۳	نہج البلاغہ کا استناد	۴/	-/۱
۵۴	خلافت و امامت حصہ چہارم	۳/	۱/
۵۵	شہدائے کربلا حصہ دوم	۵/	-/۱
۵۶	ابوالائمہ کے تعلیمات	۴/	۱/
۵۷	حسین کا پیغام عالم انسانیت کے نام	۱/	-/-
۵۸	اسلامی عقائد	۲/	-/-
۵۹	آثار باقیہ	۱/	-/-
۶۰	صحیفہ سجادیہ کی عظمت	۰۱/	-/-
۶۱	خلافت و امامت حصہ پنجم	۶/	-/۱
۶۲	خدا کی معرفت	۸/	-/۱۰

1

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

خدا اکیلا ہے۔ اور اُس کا کوئی شریک نہیں

[illegible]

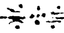
[illegible]

(مُصنّفہ)

(عالیجناب مولوی سید نذر حسن صاحب مولوی فاضل)

(گوپالپوری)

امامیہ مشن کے خدمات کا نمبر ۸۶



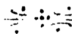
ابتک امامیہ مشن سے مختلف موضوعات پر رسائل شایع ہو چکے ہیں جن کا تمام تر تعلق اسلام اور اسلامیات سے تھا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ غیر اسلامی عقائد کے متعلق بھی کچھ لکھا جاوے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک رسالہ "تناسخ پر مختصر بحث" شایع ہو چکا ہے اور یہ دوسرا رسالہ "ذرات ازلی نہیں" شایع کیا جا رہا ہے یہ رسالہ جناب مولوی سید نذر حسن صاحب مولوی فاضل ہیڈ مولوی ہائی اسکول۔ گوریا کوٹھی دساران کی تصنیفات میں سے ہے۔

امید ہے کہ افراد ملت اس خدمت کی قدر فرما کر اس کی اشاعت میں حصہ لیں گے۔ فقط والسلام

خادم ملت

سید مصطفےٰ احسن رضوی آنریری سکریٹری

۰ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ



١٩٦٢

بسم شبحا

خدا پرستوں میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو باوجود توحید پرستی کا دعویدار ہونے کے خدا (ایشور) کے ساتھ ساتھ دو چیزوں کو اور بھی دائم الوجود (انادی) مانتا ہے ایک روح دوسرے مادہ (پرمانو) اس گروہ کا دعویٰ یہ ہے کہ "نہست سے ہستی نہ" یعنی اگر کسی چیز کا وجود ہوگا تو وہ موجود ہو سکتی ہے ورنہ نہیں، "نیست سے ہستی نہیں ہو سکتی" کیونکہ جب کوئی چیز خود موجود نہیں ہے تو اس سے دوسری چیز کیسے پیدا ہو سکتی ہے، مثلاً جبکہ مٹی موجود ہوگی اجب ہی آپ اس سے گھڑا، مکان یا دوسری چیزیں بنا سکیں گے اور موجود نہ ہونے کی صورت میں دوسری چیزیں کیسے بن سکیں گی اس لئے ضروری ہوا کہ ایشور کے ساتھ ساتھ اُس مادے (پرمانو) کو بھی ہمیشہ سے موجود مانا جائے جس سے یہ مادی دنیا یا اس کی مادی چیزیں وجود میں لائی جاسکیں۔

چونکہ ہم کو اس رسالہ میں فقط مادہ (پرمانو) کے ازلی ہونے اور نہ ہونے کو خود انہیں کی آسمانی کتابوں وید و شاستر وغیرہ سے دکھانا مقصود ہے اس لیے اس پر کوئی بڑی عقلی بحث نہیں کی جائیگی بلکہ سرسری طور پر دو ایک عقلی دلیلیں پیش کرتے ہوئے ویدوں کی مطلوبہ عبارتیں واضح کر کے تحریر کی جائیں گی۔

(عقلی دلیلیں)

مدعی کا دعویٰ:-

"ہست سے ہستی ممکن ہے، نیست سے ہستی ہرگز نہیں ہوسکتی"

مدعیوں کے دلائل کے اصلی دو ٹکڑے یہی ہیں۔

جزو اول کا ابطال ہست سے ہستی یعنی موجود چیزوں سے دوسری چیزوں کے وجود میں لانے کا محتاج رہنا ان ذاتوں کے لئے ہے جنکی قدرت ناقص ہے مثلاً جس طرح انسان کہ یہ بوجہ خدا کا معلول و محتاج ہونیکے قدرت کاملہ نہیں رکھتا، اور اپنی ناقص قدرت کی وجہ سے موجودہ چیزوں سے دوسری اور چیزوں کو ترکیب دیکر موجود کرسکتا ہے بخلاف کامل القدرت ذات کے کہ وہ ہست سے ہستی کا محتاج نہوگا! ورنہ ایشور اور اُس کی پیدا کردہ چیزوں میں قدرت اور اختیار کے اعتبار سے کیا فرق باقی رہ سکے گا؟ اس لئے معلوم ہوا کہ وہ کامل القدرت ذات جو بہ عقیدہ آریہ سماجی بھائی ہست مُطلق، راحت مطلق اور علم مطلق ہے کسی چیز کے وجود میں کسی دوسرے ہست یعنی مادہ کا محتاج نہ ہوگا۔

اب رہا یہ ٹکڑا کہ ایسی ذات نیستی سے ہستی میں کیسے لاسکتی ہے، ملاحظہ ہو نیست کے معنی ہیں موجود نہ ہونا، اس موجود نہ ہونیکی دو حیثیتیں ہیں۔

۱ وہ ناموجود چیزیں جن کا مادہ تو موجود ہے مگر اُن کی ذات بعینہ موجود نہیں ہے جس طرح گھڑے کے لئے مٹی تو یہ نیستی جو درحقیقۃ نیستی نہیں ہے بلکہ

پست ہو چکی ہے اور ناقص القدرت ذات کے ذاتی نقص کی وجہ سے آنکھوں پر پردہ ہوا ہے وجود میں ناقص القدرت ذات یعنی انسان سے بھی وجود میں آسکتی ہے۔

(۲) وہ ناموجود چیزیں جن کا مادہ تک موجود نہیں ہے یہ قسم دو حالتیں رکھتی ہے (۱) وہ نیستی جو اس شعور کی ذات کے مقابل میں نیستی مطلق ہے تو اسے میں بھی مانتا ہوں کہ ایسا نیستی سے ہرگز ہرگز کوئی چیز کبھی بھی ہستی یعنی وجود میں نہیں آسکتی (۲) وہ نیستی جو نیستی مطلق نہیں بلکہ کسی آئندہ مصلحت کے ساتھ مقید ہے جس طرح آفتاب کے موجود ہونے پر روشنی مقید ہے یا کسی دوست کے آنے پر آپ کا آنا معلق ہو تو ایسی نیستی کسی کامل القدرت ذات کی قدرت متعلق ہونے کے وقت یقیناً وجود میں آسکتی ہے جس طرح کسی دوست کے آنے پر آپ کا آنا بھی لازمی ہوتا ہے اگر آپ کسی وجہ سے مجبور نہ ہوں۔

غرض مختصر یہ کہ نیستی سے ہستی کا محتاج ہونا ناقص القدرت ذات کے لیے ہے اور نیستی سے ہستی کا ہونا اگر نیستی سے نیستی مطلق مراد ہے صحیح ہے اور اگر نیستی مقیدہ تو غلط۔ درستی یعنی موجود چیزوں سے دوسری چیزیں موجود کر لینا یہ درحقیقت پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ پراگندہ متعدد چیزوں کی سابق صورتوں کو مٹا کر دوسری صورت میں پیدا کر دینا ہے جسے ناقص القدرت ذات انسان بھی کر سکتا ہے جیسے مٹی سے گھڑا بنانا یا تیل سے روشنی و بجلی پیدا کرنا۔ بخارات کو اٹھا کر پانی برسا لینا وغیرہ۔ ہاں اگر مادہ بھی موجود نہ ہو اور نیستی مطلقہ بھی نہ ہو تو اُسے موجود کر کے اس سے عالم کو وجود میں لانا یقیناً انسانی قدرت سے بالاتر اور کسی کامل القدرت ذات کا کرشمہ ہو گا۔

اصل مطلب کی ابتدا

ویدانتی بھائیوں کا یہ دعویٰ کہ ذرات (پرمانوں) خدا کی ذات کے ساتھ ساتھ خود بھی ہمیشہ سے موجود ہیں ..... الخ خود انکی کتابوں سے بھی مدلل نہیں ہوتا، بلکہ وید وغیرہ ان کے بطلان کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہی دونوں باتیں ویدانتی منتروں کے ذریعہ آگے دکھائی جائینگی اور متفرق طریقوں سے مدلل کی جائیں گی۔

(پہلی صورت) قبل خلقت کچھ بھی نہ تھا۔ بجز ذات خدا کے۔

"یہ تمام کائنات جو نظر آرہی ہے، اس کو ایشور نے بنایا، وہی اسکی حفاظت کرتا ہے اور پرلے (فنا) کے وقت اس کے ذرّوں کو الگ الگ کرکے غیر محسوس کر دیتا ہے، جس وقت یہ ذرّوں سے مل کر نئی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تھی اس وقت اَست (غیر محسوس حالت) تھی اس وقت ست (پرکرتی کائنات کی غیر محسوس حالت) بھی نہ تھی اور نہ پرمانو (ذرات) تھے، آکاش بھی نہ تھا، بلکہ اس وقت صرف پربرہم کی سامرتھ (قدرت) جو نہایت لطیف اور اس تمام کائنات سے پَرم (برتر) اکارن (بے علّت) ہے موجود تھی تمام کائنات اُسی کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے..... الخ رگوید اشٹک ادھیائے ورگ ۲ منترا منترجمہ آریہ پرتیندھی سبھا صدر آریہ سماج صفحہ مطبوعہ لاہور ۱۹۱۴ء"

اس منتر نے سماجی بھائیوں کے سارے مہمل عقیدوں کا جس فصاحت سے بطلان کیا ہے اگر رسالہ کے ضخیم ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا تو واضح کرتا، ذرا غور تو فرمایئے، منتر کے کیا کیا اشارے

ہیں۔ قبل پیدائش غیر محسوس حالت کا ہونا، پرکرتی کا بھی موجود نہ ہونا، پرمانو کا بھی موجود نہ ہونا آخر میں تو یہ بھی کہدیا ہی کہ قبل پیدائش دنیا صرف قدرت تھی، یہ کل کائنات اُسی اِیشور کی قدرت سی پیدا ہوتی ہی" میں منتر کے ایک باریک اشارے کی طرف آپ کی توجہ پھیرنا چاہتا ہوں "پیدائش کائنات سے پہلے غیر محسوس حالت تھی، موجودہ ترقی یافتہ دنیا خوب جانتی ہی کہ ہوا جیسی لطیف، ہلکی اور آنکھوں سے نہ دیکھی جانے والی اور حرارت جیسی کیفیاتی چیزیں بھی بیرومیٹر اور تھرمامیٹر جیسے آلات سے جب محسوس کر لی جاتی ہیں اور اُن کا وزن معلوم ہو جایا کرتا ہی پھر پیدائش عالم کے پہلے آخر وہ کون سی اور کیسی حالت تھی جو ان ہوا اور حرارت وغیرہ جیسی محسوس چیزوں سے بھی بڑھکر غیر محسوس تھی میری عقل سے باہر ہی، ہاں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ صرف ایک قدرتی چیز تھی جسے مذکورہ منتر میں کہا گیا ہی کہ "اس وقت صرف پربرہم کی سامرتھ (قدرت) جو لطیف اور بے علت تھی .... موجود تھی" چنانچہ منوسمرتی ادھیائے ا شلوک ۵ میں بھی اس حالت کو ناقابل تمیز و احساس اور الکشن (بے نام) بتایا ہی۔ پھر آگے بڑھکر ۲ سے ۶ منتر تک یہ لکھا ہی۔

"جب یہ کائنات پیدا نہیں ہوئی تھی، اس وقت فنا و بقا رات اور دن کچھ بھی نہ تھا یہ کائنات بالکل ہی غیر محسوس اور ناقابل تمیز تھی، پھر اُسی اِیشور نے اُسے قائم اور فنا کرنیوالا ہی پیدا کیا ....الخ"

الغرض اس منتر سے ذرّوں کے بارے میں جتنے شبہے تھے کُل حل ہو گئے یعنی وہ فنا بھی ہونے

ہیں اور قدرت خدا سے پیدا بھی ہوتے ہیں اور قبل خلقت کوئی محسوس چیز جس میں ذرے
بھی شامل ہیں موجود نہ تھی اس لئے ان تینوں کا انادی (ازلی) ماننا بالکل ہی ویدانتی حکم کے خلاف
ہے۔ ویدانتی بھائی ان امور پر غور کریں اور ایشور کی سچی توحید پر چلے آئیں جس توحید
کی طرف خود وید بھی اشارہ کر رہا ہے اور اُسے ہم آخری بحث میں بیان کریں گے

(دوسری صورت) فنا ہونے کے وقت ذرے بھی فنا ہو جاتے ہیں۔

عـ۱ "جو کائنات پیدا ہو چکی اور جو موجود ہے اور جو آئندہ پیدا ہوگی کل
کو پرمیشر نے بنایا ہے... چونکہ وہ پرش ان وغیرہ کل کائنات فانی سے الگ ہے
اس لئے وہ بذاتہ غیر مولود ہے اور سب کو پیدا کرنے والا ہے، وہی اس کائنات کو
اپنی قدرت سے بناتا ہے، اس کی کوئی اور علت نہیں ہے بلکہ سب کی اولین علت
فاعلی اسی پرمیشور کو جاننا چاہیے .... یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴ - ترجمہ گوبند
لال شبہ بھومیکا صفحہ ۳۷ بحوالہ بالا۔"

اس منتر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے کل کائنات فانی ہے جس میں ذرے بھی
ہیں، اور خدا کے سوا تمام کائنات مولود ہے پس غیر مولود اسی کی ذات ہے پس اگر
ذروں کو ہمیشہ سے موجود مانا جائے تو وہ بھی غیر مولود ٹھہریں گے حالانکہ منتر صرف ایشور
کے غیر مولود ہونے کو بتا رہا ہے

عـ۲ "وہ پرش اس کائنات سے اوپر یعنی الگ ہے، یہ تمام کائنات اس پرماتما
کی ذات میں قائم ہے اور پرلے (فنا) کے وقت اسی کی قدرت میں سما جاتی ہے" یجروید

ادھیائے ۱۳ منتر ۴ - ترجمہ رگوید بھاشیہ صفحہ ۲، بحوالہ بالا .. "

یہ منتر بھی یہ بتا رہا ہے کہ تمام دنیا جس کے اندر ذرے بھی ہیں فنا ہو کر اس کی قدرت میں چلے جاتے ہیں اور فنا بھی ہوتے ہیں۔

ع۳ علیم کل انترکش (خلا بالائے زمین) کا قائم رکھنے والا ہے اور پرلے (تمام ذروں سے مل کر بنی ہوئی دنیا کے حالت علت میں چلے جانے) کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ اتھروید کانڈہ ۱۰ پرپاٹھک ۲۳ انوواک ۴ منتر ۳۸، ترجمہ رگوید بھاشیہ صفحہ ۵ بحوالہ بالا "

یہ منتر بھی یہی کہہ رہا ہے کہ پرلے کے وقت ذرے بھی حالت علت یعنی قدرت خدا میں فنا ہو جاتے ہیں۔ یا داخل ہو جاتے ہیں۔

ایسے ہی اور بھی سیکڑوں منتر مل رہے ہیں جن سے ذروں کا مٹنا اور پیدا ہونا ثابت ہو رہا ہے بشرطیکہ غور کیا جائے اور بیجا تعصب سے الگ رہا جائے۔

(تیسری صورت) ذروں کی پیدائش قدرت خدا سے۔

ع۱ وہ (شنا دکھانے والی) جنگم (متحرک) جیو (ذی روح)، اور چیتن (ذی شعور) و (شنا نہ دکھانے والی) غیر ذی شعور اناج و زمین وغیرہ غیر ذی روح چیزیں یہ دونوں قسم کی کائنات اسی پرش کی قدرت سے پیدا ہوتی ہیں یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۴ - ترجمہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲، بحوالہ بالا "

اس منتر نے یہ بتایا کہ دنیا کی ہر طرح کی چیزیں چاہے ذی روح ہوں یا غیر ذی روح

ذی شعور و غیر ذی شعور وغیرہ سب ہی خدا کی قدرت سے پیدا ہوئی ہیں، پھر سماجی بھائیوں کا ذرّوں (پرمانوں) کو دنیا کی ان تمام چیزوں سے الگ کر کے اسے انادی (ازلی) ماننا کہاں تک درست ہو سکتا ہے

ملا "اس پرمیشور نے زمین کو پانی سے اور پانی کو آگ سے، اور آگ کو ہوا اور ہوا کو آکاش سے اور آکاش کو پرکرتی سے اور پرکرتی (ذرّوں) کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۱۷۔ ترجمہ رگوید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۸۰ مطبوعہ بحوالہ بالا"

یہ منتر بھی صاف صاف بتا رہا ہے کہ ذرّے (پرمانوں) بھی قدرت خدا ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

عسا اسی کی قدرت سے یہ تمام گوناگون کائنات پیدا و ظاہر ہوتی ہے، یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۱۹۔ ترجمہ رگوید بھاشیہ صفحہ ۷۹ بحوالہ بالا۔

عسم "وہ ہر جگہ محیط و علیم کل پرمیشور جو اپنی قدرت کا بھی آتما اور ابتدائی عناصر لطیف کو پیدا کرنے والا عین راحت و نجات ہے..... الخ یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۱۱۔ ترجمہ رگوید بھاشیہ صفحہ ۸۰ بحوالہ بالا۔

یہ منتر تو صاف صاف کہہ رہا ہے کہ ابتدائی عناصر لطیف کو بھی ایشور ہی نے پیدا کیا ہے۔

عسہ "وہ پرمے یعنی تمام ذرّوں سے مل کر بنی ہوئی دنیا کے حالت علّت میں

چلے جانے کے بعد بھی قائم رہتا ہے، تمام ۳۳ دیوتا اُسی برہم کے سہارے قائم رہتے ہیں
اتھروید کانڈ ۱۰، پرپاٹھک ۲۳، انوواک ۴، منتر ۳۸ ترجمہ گوید آدی بھاشیہ
صفحہ ۸۰ بحوالہ بالا"
اس منتر میں تو صاف صاف ظاہر کر دیا ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں حتیٰ کہ ذرّے
بھی اسی خدا کی ذات کے محتاج اور اسی سے وجود میں آتے ہیں۔

مے "پرکرتی (ذرّات) وغیرہ اعلیٰ لطیف کائنات اور گھاس مٹی وغیرہ ادنیٰ مخلوقات
نیز انسان کے جسم سے لیکر آکاش تک متوسط درجہ کی کائنات، یہ تینوں قسم کی دنیا
پرمیشور نے اپنی علت سے پیدا کی ہے۔ اتھروید کانڈ ۱۰، انوواک ۴، ترجمہ رگوید
بھاشیہ بھومیکا صفحہ ۸۰ بحوالہ بالا۔

اس منتر نے تو کل باتوں کو صاف کر دیا ہے یعنی تینوں قسم کی دنیا خدا سے وجود میں
آئی چاہے وہ کثیف ہو یا لطیف اور خود پرکرتی یعنی ذرّات بھی۔
اس قسم کے منتر اور بھی بہت ہیں، ویدوں کا ہر دیکھنے والا بشرطیکہ انصاف
کا مادہ رکھتا ہو سیکڑوں منتروں میں خدا کے وحدہ لاشریک ہونے اور ذرّات
و روح وغیرہ تمام دنیاوی چیزوں کو اسی کی ذات سے وجود میں آنے کا کافی ثبوت
پائے گا، ویدنے بھی اپنی امّت کو یہی تعلیم دی ہے کہ مثل مسلمانوں کے وہ لوگ سب سے بڑے خدا
کو ہر طرح سے واحد فی الذات واحد فی الصفات اور واحد فی الافعال
مانیں نہ یہ کہ توحید کا دعویٰ تو ضرور ہو مگر دوسری مخلوق چیزوں کو اس کا شریک بنا دیا جائے
اب ہم طوالت کے ڈر سے صرف ایک دو منتر پیش کر کے اپنے اس باب کو ختم کرتے ہیں

ہے "ویشنو نے اس تمام کائنات کو تین قسم کا بنایا اور پاد یعنی پرکرتی اور پرمانو (ذرات) وغیرہ وغیرہ اپنی قدرت سے اس تمام عالم کو اور اس کے اندر جس قدر ہے ان سب کو تین درجوں میں قائم کیا اور جس قدر کثیف اور غیر روشن عالم ہے اسکو زمین پر قائم کیا اور جس قدر لطیف مثل ہوا یا ذرّے وغیرہ ہیں وہ سب خلا یا آکاش میں ہیں اور پرنور مثل سورج وغیرہ ہیں اُن کو آکاش میں قائم کیا ہے، اس تین قسم کے عالم کو ایشور نے بنایا۔ یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۵ ترجمہ رگو وید آدی بھاشیہ بھومیکا صفحہ ۷۰ امطبوعہ آریہ پرتی ندھی سبھا سد آریہ سماج لاہور مطبوعہ ۱۹۱۴ء بار سوم "

منتر کی یہ عبارت کہ "اس تین قسم کے عالم کو ایشور نے بنایا" اور اوپر تین قسم کے عالم کی تشریح میں عالم لطیف اور خاص کر ذرّوں کا نام لینا، یہ خود اشارہ ہے کہ دنیا کی کوئی چیز مادہ اس سے کہ وہ کثیف طرح کی ہو یا لطیف طرح کی بلکہ منورات بھی کل کو خدائے برتر نے پیدا کیا ہے۔ کوئی چیز اس کی ذات جیسی قدیم و ازلی (انادی) نہیں ہے۔

آپ سارا کا سارا وید الٹ پلٹ لیں لیکن کسی منتر میں آپ کو یہ صاف صاف ہرگز نہیں ملے گا کہ پرمانوں (ذرات) خدا کی ذات کے ساتھ ساتھ ہمیشہ سے موجود چلے آتے ہیں اور خدا ان کا پیدا کرنیوالا ہے۔ ہاں اگر کسی جگہ پر کچھ مل سکتا ہے تو اتنا ہی کہ اس کائنات یعنی دنیا کو پرکرتی۔ پرمانوں اور اپنی قدرت

سے پیدا کیا" لیکن یہ سمجھ کا پھیر ہے کہ اس سے ذرّوں کے قدیم ہونے کا شبہ پیدا کر لیا جائے، بلکہ اس سے صرف اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے ذرات اور تمام چیزوں نے ضرور سابق ہیں مگر آیا وہ خود پیدا نہیں ہوئے ہیں ہرگز نہیں نکل سکتا بلکہ برخلاف اس کے ذرات کا پیدا ہونا، اور پرلے کے وقت مٹ جانا یہ تمام باتیں متعدد منتروں سے صاف صاف ثابت ہو رہی ہیں جنھیں ہم نے سابق کے باتوں میں منتروں کے ساتھ ساتھ پوری طرح واضح کر دیا ہے۔ پس غور و فکر اور منتروں پر توجہ ضروری ہے

(آخری غرض)

وید کی تعلیم توحید کی طرف: اور یہ کہ بجز ذات خدا کے اور کوئی چیز اس کے صفات میں شریک نہیں حتیٰ کہ ذرے بھی،

"وہ اس پرمیشور کے علاوہ کوئی بھی دوسرا تیسرا چوتھا، پانچواں، چھٹا، ساتواں آٹھواں، نواں یا دسواں ایشور نہیں"، اتھرووید کانڈ ۱۳ انوواک ۴ منتر ۱۶، ۱۷، ۱۸

ترجمہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۸۰ مطبوعہ لاہور، بحوالہ بالا"

یہ منتر یہ کہہ رہا ہے کہ سوائے ذات خدا کے اور کوئی ایشور دوسرا نہیں ہے، اس لیے اگر ہم ذرّوں کو اس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ سے موجود مانیں تو پھر صفت میں شرکت ہو جائیگی اور یہ خصوصیت کہ خدا جس طرح خود تمامی کائنات سے علیٰحدگی رکھتا ہے اس کے صفات و افعال بھی ضرور ہی جدا طرز کے ہونگے یعنی یہ کہ اس کے صفات میں ذات یعنی کسی دوسرے کی شرکت ہو ہی نہیں سکتی اور کائنات کے صفات زائد بر ذات یعنی ایک ایک صفت متعدد مخلوقات

میں مشترک ہو سکتی ہے، پس یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگرچہ وہ خدا موجود ہونے میں ہماری ہی طرح موجود سمجھا جاتا ہے مگر سچ یہ ہے کہ یہ سمجھ ہمارے دائرہ مخلوقیت کی کوتاہی ہے ورنہ ہمارا وجود اور طرح کا وجود ہے، اور اُس کا اور، ہماری حیات، علم، سمع وغیرہ تمام اوصاف اور طرح کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کے اور طرح کے۔ پس اب ذرّات کا وجود اس کے ساتھ کیونکر ممکن ہے بلکہ اس کا وجود اپنی خصوصیات کی وجہ سے صرف اپنی ذات میں محدود ہے، اور اس کی ہستی ذرّات کی ہستی سے بالکل ہی الگ ہے۔

اب ہم آخر کلام میں ویاس جی کی شرح جو سوتر ۲۴ پاوا ادھیائے ا یوگ شاستر میں ہے لکھکر اپنے کلام کو ختم کرتے ہیں۔

''...... سوال یہ ہے کہ ایشور کی غیر فانی اور اعلیٰ قدرت (یعنی علّت مادی) وغیرہ باعلّت ہیں یا بے علّت۔

تو اس کی علّت شاستر (علم) ہے اور پھر شاستر اس صفت کاملہ کی علّت ہے اور شاستر و صفت کاملہ دونوں اس ایشور کی ذات میں قائم ہیں، اور اس کے ساتھ ان کا ازلی تعلق ہے اس وجہ سے وہ سدا ایشور ہے اور سدا مکت (نجات) ہے نہ کوئی اس کے برابر ہے نہ اس سے برتر، نہ کسی کو اس کے برابر یا اس سے برتر قدرت حاصل ہے یعنی جس کسی میں غیر متناہی قدرت حاصل ہے وہ ایشور ہی ہے، اس کے برابر کسی دوسرے کی قدرت نہیں کیونکہ اگر دو ہمسر ہوں تو ان میں سے ایک کو

سبقت دی جائے گی یعنی کوئی پہلے سے ہوگا کوئی بعد سے اور ایک کے افضل ثابت ہونے پر دوسرے کو کمتر ماننا پڑے گا۔ کیونکہ دو چیزیں ایک وقت میں برابر ہوں تو اس سے مطلب برآری نہیں ہو سکتی کیونکہ ضرور اختلاف طبعی ہوگا، اس لیے جس کی قدرت افضل جس کا کوئی ہمسر نہیں وہ ایشور ہے اور وہ جیو سے الگ ہے۔"

دیاس جی کی یہ موحدانہ تقریر کیا اتنا قابل توجہ ہے؟

آپ نے اعلیٰ قدرت کے بعد قوس کے اندر یعنی علّت مادی لکھکر یہ بات واضح کر دی ہے کہ مخلوقات عالم کے وجود کے لیے جس مادہ (ذروں) کی ضرورت ہے وہ درحقیقت خدا کی ذات سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اس کی اعلیٰ قدرت ہی علّت مادی ہے یعنی اُسی قدرت کے ذریعہ تمامی کائنات وجود میں آئی ہے، اور پھر اس قدرت پر اس کا علم محیط ہے۔ آگے چل کر آپ علم وصفت کاملہ دونوں کو اس کی ذات میں قائم کر کے اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ کہیں کوئی شخص قدرت کو علّت مادی جان کر اس کی ذات سے الگ نہ سمجھ لے کیونکہ اس سے پھر ایشور کی احتیاج ایک دوسری چیز کی طرف لازم آجاتی ہے اس لیے آپ نے واضح کر دیا کہ یہ اس کی قدرت بھی اس سے جدا نہیں ہے بلکہ اسی کی ذات میں ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ "دنہ کوئی اس کے برابر ہے نہ اس سے برتر اور نہ کسی کو اس سے برتر قدرت حاصل ہے"، یہ گویا توحید کی مزید نزہت فرمائی ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ "دو ہمسر اگر ہوں تو کسی ایک کو سبقت ضرور دی جائے گی۔ یعنی کوئی پہلے سے ہوگا اور کوئی

بعد میں ..... الخ یہ عبارت خود ذرّوں کے انادی (ازلی) ہونے کے مبطل ہیں
کیونکہ خدا اور ذرّے آخر ان دونوں میں بھی کوئی ضرور ہی سابق ہوگا؟ خدا
کو سابق کہنے کے علاوہ ذرّوں کو آپ کہہ نہیں سکتے۔ پس ذرات کا انادی
(ازلی) ہونا باطل ہوگیا۔

ویاس جی کی تقریر موحدانہ خیال میں مکمل ڈوبی ہوئی ہے اور اپنی عقلی دلیلوں
سے اس طرح مضبوط کسی ہوئی ہے جس میں شک و شبہ یا چون وچرا کی ذرّہ بھر بھی
گنجائش نہیں ہے، ایسی واضح اور متیقن تحریر کے بعد اگر پھر بھی کسی کو ذرات کی
ازلیت کا خیال باقی رہ جائے تو تعجب ہے! یا اسے ہٹ دھرمی کہی جاسکتی ہے،

پس معلوم ہوا کہ ایشور کو کائنات کے موجود کرنے میں کسی دوسری چیز یا
کسی دوسرے شریک کی ہرگز ضرورت نہیں ہے اور اگر علّت مادی کی ضرورت
فرض بھی کرلی جائے۔ تو وہ علّت مادی خود اس کی قدرت ہوگی جو اسی میں
قائم ہے نہ یہ کہ اس سے الگ کوئی چیز!

(تمام شد)

... JUNG EST ... LI...
(Oriental Sect.
URDU PRINTED ...
A...ssion No....۹۶۳

نمبر	نام رسالہ	قیمت	محصول	نمبر	نام رسالہ	قیمت	محصول
۶۳	شہدائے کربلا حصہ سوم	۴/	ا/	۷۵	مظلوم کربلا	۲/	ـ/
۶۴	خلافت و امامت حصہ ششم	۸/	لـ/	۷۶	دی مارٹرز آف کربلا انگریزی	ـ/	ـ/
۶۵	دی لاسٹ میسج آف حسین	۲/	ـ/	۷۷	تناسخ پر مختصر بحث	۲/	ـ/
۶۶	ہمارے رسوم و قیود	۲/	ـ/	۷۸	نظام زندگی حصہ سوم	۷/	ا/
۶۷	شیعوں کی تازہ زندگی	ا/	ـ/	۷۹	حیات قومی	ا/	ـ/
۶۸	صحیفہ اعمال مترجم	عہ/	۴/	۸۰	جبر و اختیار	ا/	ـ/
۶۹	مذہب شیعہ اور تبلیغ	لـ/	ـ/	۸۱	مذہب و عقل	۹/	ـ/
۷۰	اسیری اہل حرم	۱۰/	ـ/	۸۲	حسین کا پیغام عالم انسانیت کے نام	۲/	ـ/
۷۱	دی مشن آف حسین انگریزی	ا/	ـ/	۸۳	گجراتی 〃 سندھی ترجمہ	۲/	ـ/
۷۲	نظام زندگی حصہ اول	۴/	ا/	۸۴	〃 ہندی ترجمہ	۱۰/	ـ/
۷۳	〃 〃 دوم	۵/	ا/	۸۵	〃 بنگالی ترجمہ	۲/	ـ/
۷۴	حقیقت اسلام	۱۰/	ـ/	۸۶	قرأت انہیں نہیں اردو	ا/	ـ/



فہرست امامیہ مشن بک ایجنسی لکھنؤ

نمبر	نام کتاب	[illegible]	[illegible]	نمبر	نام کتاب	[illegible]	[illegible]
۱	کائنات قبل از اسلام	۲ر	؎	۱۶	مسکدہ اسلام	۳ر	؎
۲	قاتلان حسین کی مختصر تاریخ	۸ر	۲؍	۱۷	مکمل اسلام کی حقیقت	۴ر	۱ر
۳	نہج دینیات	عہر	۲؍	۱۸	تقیہ	۲؍	۲؍
۴	ذخیرۃ الاحکام	۴ر	۱؍	۱۹	تفسیر میزان المحبت	۳ر	۱ر
۵	غضنفر تجلی	۸ر	۱؍	۲۰	تبرے کی حقیقت	۳ر	۱ر
۶	گل عصمت	۱۰ر	؎	۲۱	حقیقی اہل مذہب	۱ر	؎
۷	رسالہ بخاری حصہ دوم	۶ر	۱؍	۲۲	فتح مبین	۳ر	؎
۸	رسول کی بیٹی	۲ر	۲؍	۲۳	نہج السجدہ	۳ر	۱ر
۹	تاریخ ازدواج	۸ر	۱؍	۲۴	ثبوت تقیہ	۴ر	؎
۱۰	الہامی کلمات	۳ر	۱ر	۲۵	ذاکری کی پہلی کتاب	۳ر	۱ر
۱۱	شہید اسلام	ختم		۲۶	حصہ دوم	۳ر	۱ر
۱۲	ثانی زہرا	عہر	۲؍	۲۷	غدیری فضائل آبادی	۴ر	؎
۱۳	ہمارے رسول	۲ر	۱ر	۲۸	گاؤ کشی اور مسلمان	۴ر	؎
۱۴	ہماری خاتون جنت	۲ر	۱ر	۲۹	ہمارے نبی	۱ر	؎
۱۵	قاتلان عثمان	۵ر	۱ر	۳۰	ہدایت الاطفال	۱ر	؎
	محافل و مجالس چہاردہ معصومین	عہر	عمر		شاہزادہ علی اصغر	۶ر	۲؍

(ملنے کا پتہ) سکریٹری امامیہ مشن رجسٹرڈ نخاس لکھنؤ

پبلشر

سید مصطفیٰ حسن رضوی

سکریٹری

امامیہ مشن رجسٹرڈ

لکھنؤ